مولانا محمد اکرم مدنی ﷾
(مدرس جامعہ سلفیہ)

ترجمۃ القرآن الکریم

نعمت کا شکرادا کرنا یا ناشکری کرنا

قولہ تعالیٰ. واذتاذن ربکم لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید .وقال موسیٰ ان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا فان اللہ لغنی حمید

ترجمہ:۔ جب تمہارے رب نے اعلان کیا تھا۔ اگر تم شکر کروگے تو تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کروگے تو پھر میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر تم اور جو بھی روئے زمین پر موجود ہیں سب کے سب کفر کروگے تو بھی اللہ تعالیٰ (تم سب سے) بے نیاز ہے کیونکہ وہ خود اپنی ذات میں محمود ہے۔

قارئین کرام! قرآن حکیم کی مذکورہ آیات میں اللہ کی نعمتوں کی قدردانی اور شکریہ ادا کرنے کی بہترین جزاء کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید نعمتوں سے نوازنے کا وعدہ فرمارہے ہیں۔ اور اگر کوئی اس کی نعمتوں کی قدر نہیں کرتا اور ناشکری کرتا ہے تو اس کی سخت سزا کا بھی اللہ رب العزت نے ذکر فرمایا ہے۔ بے شک میرا عذاب بڑا سخت ہے اللہ کے بندوں کو یہ حقیقت ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کسی کے شکر کا محتاج نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی کی ناشکری کا نقصان اسے ہوتا ہے۔

اور نہ کسی کے شکر کرنے سے اللہ کو فائدہ ہوتا ہے۔

بلکہ ناشکری اور شکریہ ادا کرنے کا فائدہ اور نقصان انسان کے ساتھ وابستہ ہے کفران نعمت سے بسا اوقات اللہ تعالیٰ نعمت چھین لیتا ہے اور دوسروں کے لئے عبرت ناک مثال بنادیتا ہے۔ مذکورہ بالا آیات کی تفسیر میں حدیث قدسی کا ذکر کیا گیا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ (تاکہ یہ بات واضح ہوجائے کہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے اللہ کی ذات کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور کفران نعمت سے اس کا کوئی نقصان نہیں ہوتا) چنانچہ رب العزت فرماتے ہیں اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر اور اسی طرح تمام انسان اور جن اس ایک آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں جو تم میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہو (یعنی کوئی بھی نافرمان نہ رہے) تو اس سے میری حکومت اور بادشاہی میں اضافہ نہیں ہوگا۔ اے میرے بندو۔ اگر تمہارے اول و آخر اور تمام انسان اور جن اس ایک آدمی کے (باقی صفحہ نمبر 51)

ترجمۃ الحدیث

سلام کی فضیلت

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتدخلون الجنۃ حتی تومنوا! ولا تومنوا! حتی تحابو ا اولا ادلکم علی شئی اذافعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم. رواہ مسلم (کتاب الایمان) 194

ترجمہ:۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان نہیں لا سکتے جب تک کہ تم آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتا دوں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو؟ آپس میں ایک دوسرے کو سلام عام کرو۔

قارئین کرام۔ مذکورہ حدیث میں آپس کی محبت کا ذریعہ اور سبب رسول کریم صلی اللہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ایک دوسرے کو سلام عام کیا جائے۔ لہٰذا ہمیں سلام کہنے کی اپنے اندر عادت پیدا کرنی چاہئے۔ خواہ بچوں کو بھی سلام کرنا پڑے کہنا چاہئے۔ اس میں رسول کریم کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہونا چاہئے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم علی غلمان فسلم علیھم. رواہ مسلم . کتاب السلام . بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے سلام کہا۔ اور دوسری حدیث میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی علیہ السلام انصار کی ملاقات کے لئے جاتے تھے تو ان کے بچوں کو سلام کیا کرتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔ (ابن حبان کتاب البر والاحسان)

سلام میں سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ اللہ کے رسول علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے۔ ان اولی الناس باللہ تعالیٰ من بداھم بالسلام۔ ابوداؤد۔ کتاب الادب

اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو سلام میں سبقت کرے۔ احادیث رسول میں ہمیں سلام کے بارے میں مزید ہدایات ملتی ہیں چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور گزرنے والا بیٹھے ہوئے پر سلام کرے۔ اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ اسی طرح سوار پر (چلنے والے کو سلام کرے) (باقی صفحہ نمبر 51)